فکری اثرات

1.1-اسلام نظریہ حیات کا احیاء

فکری سطح پر اسلامی تحریکوں نے اسلام کو مکمل نظام حیات کی شکل میں پیش کیا۔ اسلام فقط مذہب نہیں جو روحانیت اور عبادات پر مشتمل ہو بلکہ انسانی زندگی کے ہر شعبہ خواہ اس کا تعلق روحانیت سے ہو یا شریعت سے یا معاشرت سے قانون سے یا اخلاق سے۔ ہر ایک کے بارے میں مکمل اور جامع معلومات اسلام کی تعلیمات میں۔ موجود ہیں۔ عصر حاضر کی اسلامی تحریکوں نے یہی تصور بڑے زور وشور سے متعارف کرایا۔ اور اپنے تربیتی نظام میں اس پر عملی اطلاق کر کے دکھایا۔

1.2-جاہلیت کی تشخیص

فکری میدان میں اسلامی تحریکوں نے یہ اہم کام کیا کہ جاہلیت کی صحیح تشخیص کی۔ مسلمانوں کے لٹریچر میں جاہلیت سے مراد وہ زمانہ تھا جو آنحضورؐ کی بعثت سے پہلے برسوں پر محیط تھا۔ قرون خیر کے بعد مسلمانوں کی معاشرت میں جو عجمی روایات وعادات گھس آئیں انہوں نے مسلم معاشروں کے خاص اسلامی کردار کو داغدار کر دیا اور اسلام کا نظام حکمرانی بری طرح مجروح ہوا ان سب خرابیوں کو مسلم تہذیب اور مسلم ثقافت کی فہرست میں شمار کیا جاتا رہا۔ حالانکہ یہ خرابیاں جاہلیت تھیں نہ کہ اسلامی تہذیب وثقافت ،اس غلط اندیشی کا نقصان یہ ہوا کہ مسلمانوں کے اندر جاہلیت کے خلاف جو نفرت ہونی چاہیے تھی وہ پیدا نہ ہوئی اور یوں اسلام اور جاہلیت میں امتیازی خطوط گڈمڈ ہوتے رہے۔

تاریخ اسلام میں مجددین کرام نے بار بار اس جاہلیت پر تنقید کی اور اسے زندگی سے فارغ کرنے کی دعوت دی۔ اسلامی تحریکوں نے بھی یہ حقیقت واشگاف کی ہے کہ جاہلیت کسی مخصوص عہد کا نام نہیں ہے بلکہ یہ اس انفرادی کردار یا اجتماعی طرز زندگی کا نام ہے جو وحی الٰہی کی پر استوار نہ ہو۔

اسلامی تحریکوں کے قائدین نے جاہلیت کے مظاہر و آثار کی نشاندہی کی اور نسل نو کے اندر جاہلیت کے خلاف بیزاری اور اسلام پر خود اعتمادی کو اجاگر کیا۔ ان بزرگوں کی کوشش کا یہ نتیجہ ہے کہ وہ مسلمان نوجوان جو آج عین جاہلیت کے مراکز امریکہ یورپ میں رہ کر بھی جاہلیت سے متنفر اور اسلامی تہذیب کے فدائی بن چکے ہیں۔

1.3-ذہنی غلامی کا علاج

اسلامی تحریکوں نے عقیدہ فکر کے محاذ پر ایک اور اہم کام یہ کیا کہ ملت اسلامیہ کو فکری و ذہنی غلامی سے نجات دلائی۔ایک شکست وہ تھی جو مسلمانوں کو سیاسی اور عسکری میدان میں مغربی یلغار کے مقابلے میں پیش آئی۔ مگر اصل شکست جو مسلمانوں کیلئے حقیقی زوال و انحطاط کا پیغام لے کر آئی وہ ذہنی اور نفسیاتی شکست تھی ملت اسلامیہ کا کارفرما اور تعلیم یافتہ طبقہ مغربی تہذیب وتمدن سے بری طرح مسحور و مغلوب ہوگیا۔سائنسی ایجادات کے جلو میں مغربی نظریات جو محض مفروضوں پر استوار تھے۔ مسلمانوں کے ذہنوں میں اپنی دھاک بٹھائے جارہے تھے۔یہاں تک کہ اسلام کے بنیادی عقائد ایمانیات پر بھی کچھ لوگوں کا ذہن متزلزل ہو چکا تھا۔اس صورتحال میں اسلامی تحریکوں اور ان کے قائدین نے اس بیمار ذہنیت کا بڑی حکمت و محنت سے علاج کیا۔ سائنس اور فرضی نظریات میں فرق کیا۔ مسلمان نوجوانوں کا اسلامی تہذیب وتمدن پر اعتماد بحال کیا۔ان کے اندر خود اعتمادی پیدا کی۔

1.4-اسلامی تہذیب کا احیاء

عصر حاضر کی تہذیبی جنگ میں اسلامی تحریکوں کا اہم کارنامہ یہ ہے کہ اسلامی تہذیب کا صحیح احیاء کیا۔مغربی استعمار کے فکری اثرات کے بدولت ملت اسلامیہ اسلامی تہذیب وتمدن سے بے بہرہ ہو رہی تھی۔ سامراجی طاقتوں نے اپنے سائنسی انکشافات اور علمی تحقیقات کے حوالے سے مسلمان قوموں کو انتہائی مرغوب کر دیا تھا۔اسلام کے بغیر تعبیر فقط عبادات اور نکاح و طلاق تک محدود ہو کر رہ گئی تھی۔ ان پسماندہ حالات میں اور جمود وجمود کی فضاء میں اسلامی تحریکوں نے احیاء اسلام کا بیڑا اٹھایا ان تحریکوں نے اسلام کا تصور خود مسلمانوں کے سامنے پیش کیا۔ اور اس کا آغاز اس نقطے سے کیا جو قرآن کریم نے اختیار کیا۔ یعنی توحید کا جامع تصور۔

1.5-مغربی تہذیت کا محاکمہ

اسلامی تحریکوں نے نہ صرف اسلامی تہذیب وتمدن کا عملی مظاہرہ کیا بلکہ ملت اسلامیہ کا اس پر اعتماد و اعتزاز بحال کیا بلکہ مغربی تہذیب کی بہیمیت اور انارکی کا زبردست محاکمہ بھی کیا۔ تحریکات اسلامیہ کے قائدین نے فکری میدان میں جس قدر اس موضوع پر کام کیا ہے شاید ہی کسی دوسرے موضوع پر اس طرح کام کیا ہوا۔مولانا مودودی نے تنقیحات میں سید قطب شہید نے جدید جاہلیت اور محمد قطب نے اپنی کتاب ''اسلام اور جدید مادی افکار'' میں سید ابوالحسن علی ندوی نے مغرب سے صاف صاف باتیں

''اسلامیت اور مغربیت میں کشمکش'' جیسی کتابوں میں مغربی تہذیب وتمدن کی اساسیات 'نظریات' پر بحث کرتے ہوئے اس کی بے مقصدیت اور اصلیت کو واضح کیا ہے۔ اور امت مسلمہ کو پیغام دیا ہے کہ

تمھاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خود کشی کرے گی
جو شاخ نازک پر آشیانہ بنے گا نا پائیدار ہو گا

2-معاشرتی اثرات

معاشرت معاشرتی سطح پر اسلامی تحریکوں کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے دو پہلوؤں کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ انفرادی پہلو' اجتماعی پہلو' ہر دو سطح پر تربیت، دعوت اور اصلاح ان تحریکوں کا نصب العین اور بنیادی مقصد ہے۔

2.1-انفرادی تربیت

تمام اسلامی تحریکیں اپنا خاص دعوتی وتربیتی نظام رکھتی ہیں۔ جس میں انفرادی اصلاح وتربیت کا پروگرام بھی شامل ہے۔ بعض کے ہاں اس پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے اور ہر ایک کا اپنا اپنا طریق کار ہے۔ معاشرہ کی اصلاح اور انقلاب کے لئے انفرادی کی تربیت .کو لازمی تصور کیا جاتا ہے۔ اس نقطہ نظر سے اگر تحریکوں کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مادیت ونفس پرستی کے اس دور میں ملت اسلامیہ کے نوجوانوں کے اندر دینی تڑپ، اعمال واذکار کا پابندی اور اخلاق حسنہ کی پرتو ان تحریکوں کی محنتوں کا ثمر ہے۔ چنانچہ آج لاکھوں نوجوان اپنی شکل وصورت اور افعال واعمال سے سلف کا نمونہ نظر آتے ہیں۔ تحریکات اسلامیہ خصوصاً تحریک تبلیغ، اخوان المسلمون، جماعت اسلامی اور تحریک منہاج القرآن کے تربیتی نصاب میں انفرادی تربیت کی جامع تعلیمات بیان ہوئی ہیں۔ اور ہر سطح پر تحریکی گرر کھنے والوں کو ان تربیتی نصاب کا مطالعہ لازمی تصور کیا جاتا ہے۔

2.2-اجتماعی اصلاح وتربیت

انفرادی اصلاح وتربیت کے ساتھ ساتھ اسلامی تحریکیں اجتماعی اصلاح وتربیت کا پروگرام بھی رکھتی ہیں ہر تحریک اسلامی سالانہ اجتماع یا اپنے پروگرام کے مطابق اجتماعی تربیت کا اہتمام کرتی ہے۔ جس میں کچھ دنوں کو نکال کر فکری وعملی تربیت دی جاتی ہے۔اس سے بھی معاشرہ میں ذہنی فضاء پیدا ہوتی ہے۔اور زندگی کو با مقصد اور تعمیر کاموں میں صرف کرنے شعور پیدا ہوتا ہے۔

2.3-رفاعی وفلاحی خدمات اور اس کے اثرات

یہ اسلامی تحریکیں مجرد نظر و فکر ہی نہیں دیتی بلکہ عملی انداز میں معاشرہ کی رفاعی وفلاحی سرگرمیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں دوسروں کی خدمت اور مددان کا شعار ہے۔ چنانچہ اسلامی تحریکوں کے رفاہی فلاحی خدمات کی تفصیل شمار کرنا تو ناممکن ہے: مگر خصوصاً تعلیم ،صحت مساکین کی خدمت سرفہرست ہے۔

معاشرہ کی فلاح وبہبود وخدمت ان کے بنیادی مقاصد اور منشور کا حصہ ہے۔ چنانچہ عصر حاضر کی جدید اسلامی تحریکات خصوصاً رفاہ پارٹی ،اسلامک سالویشن فرنٹ وغیرہ نے اجتماعی فلاح وبہبود کو اپنے منشور میں بنیادی جگہ دی ہے اس کا نتیجہ ہے کہ بڑے قلیل وقت میں انکو بدایات کی سطح پر کامیابی ملی۔

3-سیاسی اثرات

3.1-قوم پرستی کا خاتمہ

دور انحطاط میں سب سے بڑی بیماری جوامت مسلمہ کے اندر پھیلی وہ قوم پرستی تھی استعماری طاقتوں نے اس میں مزید اضافہ کیا۔ یہ عقیدے اور تہذیب کو ملیامیٹ کردینے والی بیماری ہے۔ جس عقیدے اور تہذیب کو اللہ کے رسولؐ نے بڑی محنت سے

عربوں کے اندر جاگزیں کیا۔ اور پھران کے ذریعے عقیدہ اسلام کی اساس پر امت قائم کی ہے۔ جیسے خیرامت کیا گیا۔ دور جاہلیت میں انسانی امتیازات زبان نسل اور رنگ وعلاقہ کی بنیاد پر قائم تھے۔ جدید جاہلیت نے بھی انہی ہتھکنڈوں سے امت مسلمہ میں انتشار پیدا کرنا چاہا۔ خصوصاً عہد استعمار میں سامراجی طاقتوں نے ان تعصبات کو ہوادی اور مسلمانوں کی امت واحدہ کو سینکڑوں اقوام میں بانٹ دیا۔ پہلے عربوں اور غیر عربوں کے اندر امتیاز بر پا کیا۔ فرعونی وقبطی قومیت کو ابھار اعراق میں بابلی ارشوی نسل کو مایۂ امتیاز قرار دیا۔ شمالی افریقہ میں عرب اور بربر کا مسئلہ کھڑا کر دیا۔ قوم پرستی، وطن پرستی کی یہ جان لیوا بیماری مسلمانوں کو مضمحل کر چکی تھی۔ اس وسیع وعریض امت کے درمیان تھوڑے تھوڑے فاصلوں پر بڑی بڑی تعداد میں دیواریں کھڑی کر رکھی تھی۔ اور ابھی تک یہ دیواریں قائم ہیں۔ تحریک اسلامی نے ملت اسلامی کیلئے جو خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان میں یہ خدمت سرفہرست ہے۔ اس نے امت واحدہ کے تصور خوابیدہ کو بیدار کر دیا ہے۔ اور مراکش سے لے کر انڈونیشیا تک اور ترکی سے لے کر صومالیہ تک بسنے والے مختلف رنگ ونسل کے مسلمانوں کو ایک امت ہونے کا احساس دلایا۔ اسلامی تحریکوں کے قائدین نے اپنی تحریکوں میں اور اپنے نظم میں اس کا خصوصی اہتمام کیا ہے۔ کہ امت واحدہ کا عملی مظاہرہ ہر سطح پر واضح ہو۔ اور وہ اس میں کامیاب رہی ہے کیونکہ اسلامی فکر کا احیاء ہی انکا مطمع نظر ہے۔

3.2- حاکمیتِ الٰہیہ کا نظریہ

اسلامی تحریکات نے مذہب وسیاست کی تفریق کا خاتمہ کیا اور فکری سطح پر یہ بات واضح کی کہ اللہ تعالی کی تکوینی حاکمیت کیساتھ ساتھ اس کی تشریعی حاکمیت تسلیم کئے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوسکتا۔ تشریعی حاکمیت کے نظریئے نے دنیا کے نظریات اور فلسفوں پر نہ صرف ضرب کاری لگائی بلکہ نیابت وخلافت اسلامیہ کے تصور کا احیاء کیا ہے۔ آمریت وتسلط کا خاتمہ کیا۔

3.3- دستوری اصلاحات

عالم اسلام پر مغربی استعمار کے غلبہ کے خاتمہ کے بعد اس کے فکری اثرات دستور وتہذیب کی شکل میں باقی رہے۔ اور بہت سارے ممالک نے اسی دستور کو جاری رکھنا چاہا۔ اسلامی تحریکات نے سب سے بڑھ کر اس کی مزاحمت کی اور اسلامی دستور کے لئے عملی کوششیں کیں چنانچہ آج بہت سے ممالک میں اسلامی دستور پر کام ہو رہا ہے۔

3.4- جدید سیاسی نظریات کی بے عملی کی نشاندہی

بیسویں صدی کا سب سے اہم واقعہ کمیونزم واشتراکیت اور اس کی فکر وعمل کا زوال ہے۔ اس شکست وزوال میں اسلامی تحریکوں کے فکری وسیاسی اثرات بہت نمایاں ہیں۔ اشتراکیت اور سرمایہ داری کے ظالمانہ اصول کی نشاندہی اور ان کا مسکت جواب اسلامی تحریکوں کے قائدین کی تحریروں میں بہت نمایاں ہو کر آیا ہے، چنانچہ اسلامی تحریکوں نے کمیونزم اور اس کے فلسفہ حیات کو نہ صرف امت مسلمہ بلکہ پوری انسانیت کیلئے نقصان دہ قرار دیا۔ یہی وجہ ہے کہ فکری سطح پر بھی اس کو شکست ہوئی۔ اور اسلامی تحریکوں کے جہاد اثر سے اس زمانہ کی سپر طاقت کا پارہ پارہ ہو گیا۔

4- جہادی فکر اور اس کے اثرات

4.1- روح جہاد کی تجدید

مسلم امت کو جس چیز نے ہمیشہ فعال اور تیز رو بنائے رکھا وہ جہاد تھا۔ جہاد کی بدولت مسلمانوں نے دنیا کے اندر ظلم وستم شرک وکفر اور انسانی خدائی کا قلع قمع کیا اور انسان کو اوہام خرافات کی زنجیروں سے نجات دی۔ جہاد نے مسلمان نوجوانوں کو تن آسانی کی بجائے جفاکشی اور عیش کوشی کے بجائے پاک نفسی کے جوہر سے آراستہ کیا۔

اسلامی تحریکوں کا یہ زبردست کارنامہ ہے کہ انہوں نے صدیوں مردہ روح جہاد کو دوبارہ ملت اسلامی کے اندر زندہ کر دیا ہے۔ ''الجہاد فی الاسلام'' کے نام سے سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے کتاب لکھی اور امام حسن البناءؒ نے جہاد فی سبیل اللہ کے عنوان سے ایک کتاب تحریر کی۔ اور اسلام کے جہاد کا تصور واضح کیا۔ او یہ بتایا کہ ملت کی بقاء واستحکام اور قوت کا اظہار جہاد سے ہی ہے۔ چنانچہ آج ہر سو نوجوانوں کے اندر جہاد کی تڑپ پیدا ہو گئی ہے۔

4.2- جہاد اس کے اثرات

جہاد کی فکری دعوت کے ساتھ ساتھ اسلامی تحریکوں نے باطل کے خلاف منظم جہاد بھی کیا۔ اخون المسلمون نے اسرائیل مصر جنگ میں بے مثال قربانیاں دی۔ شجاعت وشہادت کی ایسی مثالیں قائم کیں کہ قرون اولی کی یاد تازہ ہوگئی۔

جہاد فلسطین کے بعد سب سے بڑا اور طویل جہاد افغانستان میں برپا ہوا۔ یہ جہاد براہ راست دنیا کی دوسری بڑی طاقت روس ہے کے ساتھ تھا 13 سال تک افغانستان کے کوہ ودمن خون شہیداں سے لالہ زار ہوئے۔ یہ جہاد صرف افغانوں تک محدود نہ رہا۔ بلکہ اس کے لے اکناف عالم تک پہنچی۔ اور دنیا میں ہر اسلامی تحریک نے اس میں حصہ لیا۔ اور اپنے ملک میں جہاد کی فضاء پیدا کی۔

جہاد افغانستان کا نتیجہ ہے کہ کیمونزم ایسے مضبوط اور نظریہ کی شکست ہوئی اور عالم انسانیت کا ایک بڑا علاقہ جو اس نظام میں جکڑا ہوا تھا۔ آزاد ہوا۔ دیوار برلن گری، قوموں کا سیاسی شعور بیدار ہوا۔ اور انسانیت نے اس نظام باطل کو یکسر مسترد کر دیا۔

بوسنیا کی سرزمین بھی جہاد سے آشنائی ہوئی۔ اور کشمیر میں نوجوان اپنی جوانیاں اللہ کی رضا اور ملت اسلامیہ کی بحالی کیلئے قربانی کررہے ہیں۔ چنانچہ آزادی وحریت کا یہ کارواں اسلامی تحریکوں کی آبیاری سے رواں دواں ہے۔ برما میں جہاد اراکان فلپائن میں مورو لبریشن فرنٹ فلسطین میں تحریک حماس کشمیر میں تحریک حریت کے سرفروش نوجوان ملت اسلامیہ کے تحفظ کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کررہے ہیں اور جہاد کا ہی اثر ہے کہ محکوم اقوام کے اندر بھی حریت وآزادی کا جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔ اور انہوں نے آمریت وتسلط کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔

5- معاشی اثرات

دور حاضر میں اسلامی تحریکوں کی جدوجہد کے نتیجے میں جہاں دوسرے بعض پہلوؤں میں اسلامی زندگی کے خدوخال ابھر رہے ہیں۔ وہاں معاشی میدان میں بھی انکی کارکردگی بہت نمایاں ہیں۔ اور اسلامی معاشی فکر کی ترویج واشاعت کے ساتھ ساتھ اسلام کے تصور معاشیات کا عملی اطلاق کے تجربات بھی ہو رہے ہیں۔ چنانچہ بلاسود بینکاری اوا اسلامی بنیادوں پر بینکنگ کی تیاری ہو رہی ہے۔ اسلامی تحریکوں کے قائدین نے عدل اجتماعی اور اسلام کے عادلانہ نظام معیشت کو ٹھوس دلائل سے واضح کیا۔ اور سودی معیشت کے مضر اثرات کو واشگاف الفاظ میں بیان کیا۔ ان کا اثر ہے کہ آج نہ صرف عالم اسلام میں بلکہ پورے عالم میں بلا سود بینکاری کا نظام متعارف ہو رہا ہے اور اس کیلئے تحریکی قائدین اور ماہرین مدد کررہے ہیں۔ (اخذ وتلخیص از تحریک اسلامی کے عالمی اثرات، مولانا خلیل احمد حامدی)